يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ
اردو ترجمہ
حیات القلوب
جلد سوم
در بیانِ امامت
مؤلفہ
علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ
مترجمہ
مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری
ناشر
امامیہ کتب خانہ
مغل حویلی - اندرون موچی دروازہ
حلقہ ۷، لاہور ۸

ہے اس پر جو اُسے دنیا میں پہچانتا ہے اور اُس کی ہدایت پر چلتا ہے تو وہ آخرت میں اس صراط پر سے گذر جائے گا جو جہنم کے اوپر پل ہے اور جو شخص دنیا میں اس کو نہیں پہچانتا تو اس کا پیر آخرت کی صراط پر ڈگمگائے گا اور وہ جہنم کی آگ میں گر جائے گا۔

ایضاً بہ سند حسن حضرت صادقؑ سے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی تفسیر میں روایت کی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ راہ راست کی ہم کو ہدایت فرما۔ حضرت نے فرمایا کہ صراط مستقیم جناب امیر علیہ السلام ہیں۔ اور ان کے پہچاننے کی دلیل یہ ہے کہ حقتعالٰی فرماتا ہے وَاِنَّهٗ فِیْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَكِیْمٌ یعنی امیر المومنین علیہ السلام ام الکتاب ہیں جو سورہ حمد ہے اسکی آیت اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ میں مذکور ہیں اور صراط مستقیم علی ہیں جو عالم احکام و معارف ربانی ہیں۔ مفسرین نے ضمیر کو قرآن کی طرف راجع کیا ہے اور ام الکتاب سے لوح محفوظ مراد لیا ہے جو ہمارے پاس ہے جو بلند مرتبہ اور محکم ہے یا حکمت ظاہر کرنے والی ہے اس بناء پر جو ہم نے پہلے تحقیق کیا کہ امیر المومنین کتاب اللہ ناطق ہیں۔ ظاہری آیت کے ساتھ بھی منطبق کیا جا سکتا ہے۔

صراط مستقیم سے مراد امیر المومنین ہیں اور دیگر ائمہ علیہم السلام

ایضاً بسند معتبر امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہے کہ خدا اور اس کی حجت کے درمیان جو امام زمانہ ہوتا ہے کوئی حجاب اور پردہ نہیں ہوتا ہم علم الٰہی کے دروازہ ہیں۔ اور ہم صراط مستقیم ہیں اور ہم علم خدا کے صندوق اور وحی خدا کے بیان کرنے والے ہیں اور ہم ہیں توحید خدا کے ارکان۔ اور ہم ہیں رازہائے خدا کے محل و مقام۔

ایضاً بسند معتبر حضرت امام صادقؑ سے صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی تفسیر میں روایت کی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اُن لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام فرمایا ہے حضرت نے فرمایا اس سے مراد محمدؐ اور ان کی ذریت ہیں۔

علی بن ابراہیم نے بسند کالصحیح حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا وہ لوگ جن کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے اور جو چاہے کہ اس راہ کو اختیار کرے خدا کی قسم وہ ہماری طرف بازگشت کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں رکھتا خدا کی قسم وہ سبیل اور راستہ جس کو اختیار کرنے کا خدا نے تم کو حکم دیا ہے وہ ہم ہیں اور خدا کی قسم ہم صراطِ مستقیم ہیں۔

ایضاً انہی حضرت سے بسند کالصحیح روایت کی ہے کہ آخر سورۂ حمد کو اس طرح پڑھتے

تھے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ یعنی اے خدا ہماری ہدایت کر سیدھی راہ کی طرف۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام فرمایا ہے نہ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے غضب ڈھایا ہے اور نہ گمراہوں کی راہ کی۔ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے جن پر غضب فرمایا وہ ناصبی ہیں یعنی تمام مخالفین ان لوگوں کے سوا جو اعتقاد میں کمزور ہیں جو اہلبیت سے عداوت رکھتے ہیں۔ اور گمراہ یہود و نصاریٰ ہیں۔

ایضاً بسند کالصحیح دیگر انہی حضرت سے روایت کی ہے کہ مغضوب علیہم ناصبین ہیں اور ضالین شک کرنے والے ہیں جو امام کو نہیں پہچانتے۔ اور ابن شہر آشوب نے تفسیر وکیع سے جو مفسرین عامہ میں سے ہیں۔ اس آیت اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی تفسیر میں ابن عباس سے روایت کی ہے یعنی اے گروہ عباد کہو کہ پیغمبرؐ اور ان کے اہلبیت علیہم السلام کی محبت کی جانب ہماری رہنمائی و ہدایت فرما۔ اور تفسیر ثعلبی میں ابو بریدہ سے روایت کی ہے کہ صراط المستقیم محمدؐ و آل محمدؐ علیہم السلام کا راستہ ہے اور کشف الغمہ میں محدث حسکی نے غیروں سے روایت کی ہے کہ آنس نے بریدہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

علی بن ابراہیم نے قول حق تعالیٰ وَإِنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ کی تفسیر میں روایت کی ہے (ترجمہ) بیشک یہ میری راہ ہے جو سیدھی ہے لہٰذا اسی کی متابعت کرو اور کسی دوسری راہ کو اختیار مت کرو کیونکہ دوسری راہیں حق کے راستہ سے تم کو الگ کر دیں گی۔ خدا نے تم کو اس راہ کی پیروی کی وصیت کی ہے تاکہ تم گمراہی سے بچو۔ حضرت نے فرمایا کہ اس آیت میں صراط مستقیم امام ہے اور مختلف راہیں جن کا ذکر اس آیت میں ہے اور ان کی متابعت کرنے سے منع کیا ہے وہ امام کے سوا اور راہیں ہیں فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ یعنی امام کے بارے میں متفرق نہ ہو اور اختلاف مت کرو! اور امام محمد باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ ہم ہیں سبیل خدا یعنی خدا کا راستہ جو اس کو ناپسند کرے تو وہ دوسری راہوں یعنی سُبُل میں ہے جن کی پیروی سے خدا نے منع کیا ہے۔

ایضاً۔ اس قول خدا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ کی تفسیر میں روایت کی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ بیشک خدا ان لوگوں کی جو ایمان لائے ہیں صراط مستقیم کی ہدایت کرتا ہے۔ فرمایا کہ امام کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

کتاب تاویل الآیات میں بسند کالصحیح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اس آیت کی تاویل میں روایت کی ہے کہ وَاِنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا سے مراد راہ امامت ہے لہٰذا اس کی پیروی کرو۔ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ سے مراد امامت کے سوا دوسری راہیں ہیں کتاب نہج الایمان میں بریدہ اسلمی سے روایت ہے کہ اس آیت کے نازل ہوتے پر رسولؐ خدا نے فرمایا کہ میں نے خدا سے سوال کیا کہ اس آیت کو علیؑ بن ابی طالب کی شان میں قرار فرما تو اُس نے ایسا ہی کیا۔ اور تفسیر فرات میں امام محمد باقرؑ سے وَاِنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا کی تاویل میں روایت ہے کہ اس سے مراد علیؑ بن ابی طالبؑ اور ائمہ اطہار ہیں جو جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی اولاد سے ہیں۔ یہی صراط خدا ہیں۔ جو ان کو چاہتا ہے وہ دوسری راہوں پر نہیں چلتا اور ابن شہر آشوب نے حضرت صادق سے قول حق تعالےٰ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ ہم ہیں راہِ خدا اس کے لئے جو ہماری اقتدا کرے اور ہم ہیں بہشت کی جانب ہدایت کرنے والے اور ہم اسلام کی زنجیریں اور رسیاں ہیں۔

ایضاً۔ انہی حضرت سے خدائے تعالےٰ کے اس قول وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا کی تفسیر میں روایت کی ہے (ترجمہ) جن لوگوں نے ہمارے دین کی راہ میں جہاد کیا یقیناً ان کی ہدایت ہم اپنی راہوں کی طرف کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت آل محمدؐ اور ان کے شیعوں کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ ایضاً انہی حضرت سے خداوند عالم کے اس قول وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ کی تفسیر میں روایت کی ہے (ترجمہ) یعنی متابعت کرو اُس شخص کے راستہ کی جو ہماری بازگشت کرتا ہے۔ فرمایا کہ یعنی پیروی کرو محمدؐ و علیؑ کی راہ کی۔

علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے خدا کے اس قول وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ الْمُسْتَقِيْمِ کی تفسیر میں کہ بیشک تم ان کو صراط مستقیم کی جانب بلاتے ہو۔ فرمایا کہ ولایتِ امیر المومنینؑ کی جانب۔ ایضاً خدا کے اس قول وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُوْنَ کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ بیشک وہ لوگ روز آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہیں وہ راہ راست سے انحراف کرنے والے ہیں۔ فرمایا کہ امام سے انحراف کرتے ہیں۔ اور مناقب میں حضرت امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ مراد صراط سے ولایت اہلبیت علیہم السلام ہے۔ ایضاً مناقب میں ابن عباس سے روایت کی ہے خدا کے اس قول کی تفسیر میں فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَ مَنِ اهْتَدٰى یعنی عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کون راہِ راست والے ہیں اور کون شخص حق کی طرف راہ یافتہ ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ واللہ اصحاب راست محمدؐ اور ان کے اہلبیتؑ ہیں اور ہدایت یافتہ اصحاب محمدؐ ہیں

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں مروی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ خدا کے بندوں میں سے ہر بندہ اور خدا کی کنیزوں میں سے ہر کنیز جس نے امیرالمومنینؑ سے بظاہر بیعت کی اور باطن میں بیعت کو توڑ دیا اور اپنے نفاق پر قائم رہا تو جب ملک الموت اس کی روح کو قبض کرنے آئیں گے تو اس وقت شیطان اور اس کے مددگار اس کے سامنے متشکل ہوں گے اور اس کو جہنم کی آگ اور اس کے طرح طرح کے عذاب کو دکھائیں گے اور بہشتوں کو اور اس کے درجوں کو بھی دکھائیں گے جو اس کے لئے مقرر کیا تھا۔ اس حالت میں جب کہ وہ بیعت پر اور اپنے ایمان پر قائم رہتا تو اس میں ساکن ہوتا اس وقت ملک الموت اس سے کہیں گے کہ ان بہشتوں اور اس کے آرام و آسائش اور اور نعمتوں کو دیکھ جن کی قدر خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا تیرے لئے مہیا تھیں اگر تو برادر محمدؐ کی ولایت کے ساتھ اپنی بیعت پر باقی رہتا تو تیری بازگشت قیامت کے روز ان درجوں اور نعمتوں کی جانب ہوتی لیکن تو نے بیعت کو توڑا اور مخالفت کی لہٰذا یہ آگ اور اس کے عذاب اور منہ کھولے ہوئے سانپ اور ڈنک اٹھائے ہوئے بچھو اور دانت نکالے ہوئے درندے اور اس کے تمام قسم کے عذاب تیرے لئے ہیں اور تیری بازگشت ان کی طرف ہے اس وقت وہ کہے گا يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا یعنی کاش میں رسول کے ساتھ راہ اختیار کئے ہوتا کاش میں ان کے حکم کو جو انھوں نے دیا تھا قبول کئے ہوتا اور علیؑ کی ولایت اپنے اوپر لازم کئے ہوتا جس کا پیغمبرؐ نے امر فرمایا تھا۔

اور میں ہوں وہ قرآن جس سے وہ دور ہوئے اور میں ہوں وہ دین جس کی انھوں نے نے تکذیب کی اور میں ہوں وہ راہ راست جس سے وہ پھرے۔

مناقب میں حضرت صادق علیہ السلام سے خدا کے اس قول اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ آیا جو شخص کہ منہ کے بھل گرا ہو زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ شخص جو سیدھا کھڑا ہوا راہِ راست پر چلتا ہو۔ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ کورانہ اور سرنگوں چلتے ہیں۔ ہمارے دشمن ہیں اور جو لوگ کہ سیدھے چلتے ہیں وہ سلمان، ابوذر، مقداد، عمار اور خواص اصحاب امیر المومنینؑ ہیں۔ اور محمد بن العباس نے حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص رات کے وقت راہ راست پر چلتا ہے خدا کی قسم وہ علیؑ بن ابیطالب ہیں اور ان کے اوصیاء علیہم السلام ہیں۔

علی بن ابراہیم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا یعنی ظالموں نے کہا کہ تم متابعت نہیں کرتے مگر اس کی جس پر جادو کیا ہے دیکھو تمہارے واسطے کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں۔ تو وہ گمراہ ہوئے پھر تمہاری طرف طعن کی کوئی راہ اور سبیل نہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اٰلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ یعنی اُن لوگوں نے کہا جنھوں نے آل محمد پر ظلم کیا ہے۔ اور اُن کا حق غصب کیا ہے۔ اور فرمایا کہ آخر آیۂ دوم اس طرح ہے۔ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ وَلَایَةِ عَلِیٍّ سَبِیْلًا یعنی علی کی ولایت کی طرف کوئی سبیل نہیں پاتے اور علی سبیل و راہِ خدا ہیں [1]

[1] مولف فرماتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ مراد یہ ہو کہ یہ آیت اس معنی میں نازل ہوئی ہے نہ یہ کہ آیت کے الفاظ اس طرح رہے ہوں (یہ مولف علیہ الرحمہ کا ذاتی قول ہے ورنہ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن سے آل محمد و علی علیہم السلام کے نام نکال دیئے گئے ہیں امیر المومنین نے جو قرآن جمع فرمایا تھا مخالفوں نے اسی لئے اس کو قبول نہیں کیا کہ اس میں نام کے ساتھ آل محمد علیہم السلام کی مدح موجود تھی اور ان کے مخالفوں کی نام بنام مذمت درج تھی۔ (مترجم)

کلینی نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے خدائے تعالےٰ کی اس آیت قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (پ ۱۳ سورہ یوسف آیت ۱۰۸) کی تفسیر میں روایت کی ہے (ترجمہ) اے محمدؐ کہہ دو کہ یہی میرا راستہ ہے کہ میں خدا کی راہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہوں میں اور جو میری پیروی کرتا ہے سب سمجھدار اور اہل بصیرت ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اس شخص سے مراد وہ لوگ ہیں جو آنحضرتؐ کی متابعت کرتے ہیں اور جناب رسولخداؐ کی نیابت میں لوگوں کو دین حق کی طرف دعوت دیتے ہیں (اور وہ ہم اہلبیت ہیں)۔ تفسیر فرات میں امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ اس آیت میں سبیل سے مراد ولایت اہلبیت علیہم السلام ہے اس سے سوائے گمراہ کے کوئی انکار نہیں کرتا اور علیؑ کی مذمت بھی سوائے گمراہ کے کوئی نہیں کرتا۔

دوسری سند کے ساتھ اس قول خدا کی تفسیر میں فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (اے رسول) اس سے متمسک ہو جس کے بارے میں وحی تمہاری طرف کی گئی ہے بیشک تم راہ راست پر ہو۔ حضرت نے فرمایا وہ ولایت علیؑ بن ابی طالب ہے اور علیؑ صراط مستقیم ہیں۔ اور سورۂ حجر میں خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ اکثر قرأت میں علی بفتح لام ویاء مشدد ہے۔ کہتے ہیں کہ توحید خدا وہ راہ ہے جس کی رعایت مجھ پر لازم ہے اور بعض شاذ قرأت میں علی کو بکسر لام درفع یا تنوین کے ساتھ پڑھا ہے یعنی بلند راہ ہے۔ اور طرائف میں حسن بصری سے روایت کی ہے کہ وہ بکسر لام و تشدید یاء مکسورہ پڑھا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ یہ راہِ علیؑ بن ابی طالب ہے اور ان کی راہ اور ان کا دین سیدھا اور واضح ہے اس میں کجی نہیں ہے لہٰذا اس کی متابعت کرو اور اس سے متمسک ہو۔ اور کلینی نے بھی یہی قرأت اختیار کی ہے اور حضرت صادقؑ سے (اس قرأت کی) روایت کی ہے۔

اور سورۂ حٰم سجدہ میں خدا نے فرمایا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ (پ ۲۴ سورہ حٰم سجدہ آیت ۳۰) یعنی جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا پروردگار ہے اور توحید پا